رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲۶

۱۲ ذیقعدہ ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۲ احسان ۱۳۳۵ھ ش ۲۲ جون ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۴۵

591

مغربی پاکستان میں حکومت اب تک ایک لاکھ ۵۱ ہزار ٹن گندم خرید چکی ہے

کراچی ۲۱ جون۔ مغربی پاکستان کے وزیر خوراک میر علی احمد تالپور نے کل یہاں ریڈیو پاکستان کو بتایا کہ صوبائی حکومت اب تک ایک لاکھ ۵۱ ہزار ٹن گندم خرید چکی ہے۔ صوبے میں گندم کی سرکاری خرید کی آخری حد دو لاکھ ٹن مقرر کی گئی تھی اس طرح آخری حد کی تین چوتھائی گندم اکٹھی کی جا چکی ہے۔

مسٹر علی احمد تالپور نے مزید بتایا کہ باقی ماندہ مقدار پندرہ دن تک حاصل کر لی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ سابق صوبہ سندھ کے لئے پچاس ہزار ٹن کی حد مقرر کی گئی تھی۔ وہاں پہلے ہی اس سے زیادہ گندم فراہم کی جا چکی ہے۔ وہاں اب ایک لاکھ ٹن کی حد مقرر کر دی گئی ہے

وزیر خوراک نے کہا کہ صوبے میں گندم کی کمی ذخیرہ اندوزوں اور چور بازاری کرنے والوں اور ایسے ہی سماج دشمن عناصر نے مصنوعی طور پر پیدا کر رکھی ہے۔ حکومت نے ان کے خلاف بڑی زبردست مہم شروع کر رکھی ہے

”عربوں کو حقیقی آزادی سے ہمکنار کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ قوت اور طاقت حاصل کرو“

ہم عرب قومیت کی قیمت پر کسی بیرونی طاقت کا تعاون قبول نہیں کرینگے۔ اہل مصر سے کرنل ناصر کا خطاب

قاہرہ ۲۱ جون۔ مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر نے گذشتہ منگل کے روز اہل مصر کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ زیادہ سے زیادہ قوت اور طاقت حاصل کریں۔ تاکہ اہل فلسطین کو زندہ رہنے کا بنیادی حق دلایا جا سکے۔ اور انھیں آزادی کی نعمت سے مالامال کیا جا سکے۔ انھوں نے ”ریپبلکن سکوائر“ میں یوم انخلاء کی تقریبات کے دوسرے دن ہزاروں مصریوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہمیں تمام عربوں کو حقیقی آزادی سے ہمکنار کرنے کے لئے اپنے آپ کو اور زیادہ مضبوط اور طاقتور بنانا چاہیئے۔ تاکہ عربوں کی سرزمین خود ان کے اپنے تصرف میں رہے فلسطین کا المیہ دوبارہ نہ دہرایا جا سکے۔ اور ہم اہل فلسطین کو زندہ رہنے اور آزادی کے ساتھ زندہ رہنے کا حق دلانے کے قابل ہو سکیں۔ مصر کی خارجہ پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کرنل ناصر نے کہا ہم اپنی آزادی کو ہر قیمت پر برقرار رکھیں گے۔ اور اپنی سرحدات کی پوری پوری حفاظت کریں گے۔ جو بھی ہماری طرف ٹیڑھی نظر سے دیکھے گا ہم اس کے دشمن ہوں گے۔ اور جو ہم سے دوستی رکھے گا ہم اسکے دوست ہوں گے۔ ہمارا اپنا مفاد ہماری پالیسی کی بنیاد ہو گا۔ اگر روس ہماری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائیگا۔ ہم اسکے ساتھ تعاون کریں گے۔ اگر امریکہ دوستی کا ہاتھ بڑھائے گا تو ہم اس کے ساتھ بھی تعاون کریں گے۔ اسی طرح اگر برطانیہ نے دوستی کی طرف قدم بڑھایا تو وہ ہمیں بھی اپنا دوست پائے گا۔ لیکن ہم کسی ایسی دوستی اور تعاون کو قبول نہیں کریں گے کہ جس کی خاطر ہمیں عرب قومیت کے جذبہ سے ہاتھ دھونا پڑے ؎

الجزائر کے مسئلہ پر سلامتی کونسل آئندہ منگل کو غور کریگی

ایشیائی افریقی گروپ کی حمایت سے متعلق حکومت روس سے شام کی اپیل

نیویارک ۲۱ جون۔ الجزائر کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے آج سلامتی کونسل کا اجلاس ہونے والا تھا لیکن روسی نمائندے کی تجویز پر اجلاس آئندہ منگل تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ روسی نمائندے کو اس بارے میں اپنی حکومت کی طرف سے ابھی تک کوئی ہدایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ ادھر حکومت شام نے باقاعدہ طور پر روس سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ سلامتی کونسل میں الجزائر کے مسئلہ پر غور کرنے سے متعلق ایشیائی افریقی گروپ کے مطالبہ کی حمایت کرے اقوام متحدہ میں عرب نمائندوں کی اطلاع کے مطابق امریکہ برطانیہ اور فرانس اس مسئلہ کو زیر بحث لانے کے سخت مخالف ہیں۔ اس مخالفت کے پیش نظر ہی حکومت شام نے روس سے حمایت کرنے کی درخواست کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ دوسری عرب حکومتیں بھی روس سے اسی قسم کی درخواست کریں گی ؎

حمید الحق چوہدری یورپ روانہ ہو گئے

کراچی ۲۱ جون۔ وزیر خارجہ جناب حمید الحق چوہدری آج صبح کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز یورپ روانہ ہو گئے۔ آپ ہالینڈ اور فرانس ہوتے ہوئے لنڈن پہنچیں گے اور دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس کے دوران وہیں مقیم رہیں گے۔ بعد میں آپ یورپ میں مقیم پاکستانی سفیروں کی کانفرنس کی صدارت کرنے کے لئے مانٹریول روانہ ہو جائیں گے۔

روس اور یوگوسلاویہ کی کمیونسٹ پارٹیوں میں سمجھوتہ

ماسکو ۲۱ جون۔ روس اور یوگوسلاویہ کی کمیونسٹ پارٹیوں میں باہمی تعاون کے ایک سمجھوتہ پر دستخط ہوئے ہیں سمجھوتہ پر روس کی طرف سے وہاں کی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری مسٹر خروشچیف اور یوگوسلاویہ کی طرف سے وہاں کی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری نے دستخط کئے ؎

پاکستان کے لئے روسی گندم

کراچی ۲۱ جون۔ روس مشرقی پاکستان کے لئے تحفۃً جو چالیس ہزار ٹن گندم دے رہا ہے روس سے اس کی پہلی کھیپ روانہ کر دی گئی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگلے مہینہ کے آخر تک سارا غلہ پاکستان پہنچ جائے گا

وفاقی نظم و نسق کی ترتیب نو

نظر ثانی کے لئے کمیٹی کا قیام

کراچی ۲۱ جون۔ حکومت پاکستان نے ایک کمیٹی کی تشکیل کا فیصلہ کیا ہے۔ جو نئے آئین کی روشنی میں وفاقی حکومت کے نظم و نسق کو نئے سرے سے منظم کرنے کے سوال پر غور کرے گی۔ یہ کمیٹی مرکزی حکومت کی ہیئت کو نئے آئین کے مطابق بنانے کے لئے مرکز اور صوبوں میں اختیارات کی تقسیم کا جائزہ لے گی ؎

ربوہ کا درجہ حرارت

ربوہ ۲۱ جون۔ کل یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۹۶ اور کم سے کم ۷۔ رہا ؎

اعلائے کلمۃ الحق کے لئے شیخ رشید احمد صاحب اسحاق کی روانگی

ربوہ ۲۱ جون۔ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے غیر ممالک میں جانے کی غرض سے مکرم شیخ رشید احمد صاحب اسحاق کل صبح چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں اسٹیشن پر پہنچکر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ نہایت پر خلوص طریق پر رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم قاضی محمد عبد اللہ صاحب نے دعا کرائی۔ جس میں تمام احباب شریک ہوئے۔

مورخہ ۱۹ جون کو اہلیان محلہ دار الصدر (باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ جون ۱۹۵۶ء

اسلامی معاشرہ

مسٹر ایڈورڈ لیکی جنہوں نے یورپ کی تاریخ اخلاق اور یورپ میں عقلیت کے عروج و اثر کے نقطۂ نظر سے نہایت مفید کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ ایک جگہ عیسائی فرقوں کے باہمی مناقشات اور ایک دوسرے پر مظالم کے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ جابر فرقہ دوسرے فرقوں پر ظلم وستم کے لئے ایک یہ عذر بھی پیش کیا کرتا تھا۔ کہ جو لوگ ان کے ہمخیال نہیں وہ باطل پر ہیں۔ اور انہیں پھانسی دے کر یا قتل کر کے وہ ان پر احسان کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنی باطل پرستانہ زندگی سے نجات حاصل کریں۔ اور مزید کفر کے مرتکب نہ ہوں۔

مختلف عقیدہ رکھنے والوں پر ظلم وستم توڑنے کے جواز میں اس سے بھی بڑھ کر عجیب و غریب دلیل شاید وہ ہے۔ جو ہفت روزہ الاعتصام کے مدیر نے "الاعتصام" کی اشاعت مورخہ ۱۵ جون ۱۹۵۶ء کے اداریہ میں دی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

"لا اکراہ فی الدین کا ترجمہ اور ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر اور کوئی زبردستی نہیں ہے۔ اس لئے کہ حق اور باطل دونوں الگ ہو چکے ہیں۔ اب جو شخص کسی کو دین کی صداقتوں کو اپنانے پر مجبور کرے گا۔ اس کا وہ جبر زیادتی تصور نہیں ہوگا۔ بلکہ اسلام کے عین مطابق ہوگا۔ جس طرح کسی مریض کا زبردستی علاج کرنا بھوکے کو جبراً کھانا کھلانا۔ پیاسے کو مجبور کر کے پانی پلانا ضروری ہے۔ اور جبر و زبردستی کی تعریف میں نہیں آتا ہے۔ اسی طرح اسلام کے معاملہ میں سختی کرنا بھی برائی نہیں نیکی ہے۔" ("الاعتصام" مورخہ ۱۵ جون ۱۹۵۶ء)

ہم نے اسی دلیل کو عیسائی جابر فرقوں کی دلیل سے زیادہ عجیب و غریب اس لئے کہا ہے۔ کہ قرآن کریم کے نہایت واضح شفاف اور سادہ الفاظ سے کس طرح من مانے معنی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دلیل تو تقریباً وہی ہے۔ جو ازمنہ وسطیٰ کے عیسائی فرقے اپنے سے اختلاف رکھنے والے فرقوں کے خلاف استعمال کیا کرتے تھے۔ لیکن یہی دلیل ایک مسلمان کے منہ سے اور پھر وہ بھی اللہ تعالیٰ کے صریح الفاظ کو متضاد معنی دیکر پیش کرنا ایک ایسی جسارت ہے۔ جس کی نظیر مشکل ہی سے مل سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ:-

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

یعنی دین میں کوئی جبر نہیں۔ کیونکہ اب ہدایت گمراہی سے ممیز ہو چکی ہے۔ مگر الاعتصام کے مدیر محترم فرماتے ہیں۔ کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کو انسانوں کی زبان میں اپنا مفہوم ادا کرنا نہیں آتا۔ فاصکر عربی مبین میں دراصل اللہ تعالیٰ کہنا تو یہ چاہتا تھا۔ کہ الاکراہ فی الدین لا اکراہ۔ یعنی دین میں اکراہ اکراہ ہی نہیں۔ لیکن عربی محاورہ سے ناواقفیت ہونے کی وجہ سے اپنے مفہوم کے بالکل الٹ الفاظ استعمال کر گیا ہے۔ العیاذ باللہ۔

کیا الاعتصام کے مدیر محترم اپنی اسی دلیل کی روشنی میں قرآن کریم کی آیات۔

(۱) من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر۔ جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر ہو جائے۔ (۲) لکم دینکم ولی دین۔ یعنی تمہارے لئے تمہارا دین میرے لئے میرا دین۔ (۳) لست علیھم بمصیطر۔ یعنی اے نبی تو لوگوں پر خدائی فوجدار نہیں۔ (۴) وما ارسلناک علیھم حفیظا ان علیک الا البلاغ۔ یعنی اے نبی ہم نے تجھے لوگوں پر نگران بنا کر نہیں بھیجا۔ تیرا فرض بلاغ کے سوا اور کچھ نہیں۔

کی توجیہہ بھی فرمائیں گے۔ ہم نے یہ آیات اللہ صرف بطور نمونہ پیش کی ہیں۔ ورنہ قرآن کریم میں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ جو دین میں اکراہ کی نفی کرتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر آیہ لا اکراہ فی الدین کے وہ معنی کئے جائیں۔ جو الاعتصام کے مدیر محترم نے کئے ہیں۔ تو ان معنی کی روشنی میں ان آیات اللہ کے کیا معنی ہوں گے؟ ورنہ آیات اللہ میں اختلاف ماننا پڑیگا۔ جس کی نفی اللہ تعالیٰ نے بالبداہت فرمائی ہے۔ کہ

افلا یتدبرون القرآن۔ ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا۔ (نساء ۸۳)

یعنی قرآن میں غور کیوں نہیں کرتے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی غیر کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت سے اختلافات پاتے۔

الاعتصام کی اس دلیل میں بنیادی غلطی کیا ہے۔ یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ خود تو حق پر ہیں۔ اور باقی سب لوگ باطل پر ہیں۔ اور ان کا فرض ہے کہ دوسروں کو باطل کے نقصان سے بچایا جائے۔ وہ یہ خیال نہیں کرتے۔ کہ جن کو وہ باطل پر سمجھتے ہیں۔ خود وہ بھی صرف اپنے آپ کو ہی حق پر سمجھتے ہیں۔ مگر ان پر ظلم وستم اس لئے کئے جاتے ہیں۔ کہ ان کا مخالف اتفاقاً اقتدار پر قابض ہے۔ اس کے پاس دنیوی قوت ہے۔ اور دنیوی قوت کی وجہ سے ہی انہیں دوسروں پر ظلم وستم کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اگر اقتدار دوسرے کے ہاتھ میں ہوتا۔ تو حالت متضاد ہوتی۔ وہ خود مظلوم ہوتے۔ اور موجودہ مظلوم ظالم ہوتے۔

سوال یہ ہے کہ محض دنیاوی قوت حق و باطل کا فیصلہ کرنے کے لئے کافی ہے؟ اگر اس کو صحیح مان لیا جائے۔ تو تمام انبیاء علیہم السلام کے مخالفین کو حق پر ماننا پڑے گا۔ کیونکہ ہمیشہ دنیوی قوت انہی کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

دوسری بخیال خود نہایت قوی دلیل جو الاعتصام نے دی ہے۔ وہ اس کے الفاظ میں یہ ہے:-

"اسلامی معاشرہ کی بنیاد انفرادیت پر نہیں اجتماعیت پر رکھی گئی ہے۔ بالفاظ دیگر اسلام ایک ایسا معاشرہ ترتیب دینا چاہتا ہے۔ جو صحیح اجتماعی اصولوں پر مبنی ہو۔ یعنی وہ پورے کا پورا معاشرہ اسلام کے اوامر و نواہی پر کاربند رہے۔ اور اس کے کسی حکم سے سرمو انحراف نہ کرے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام کسی فرد کے معاملہ میں دخیل نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کا مقصد تو اجتماعی طور سے لوگوں کی اصلاح کرنا اور ان کو صراطِ مستقیم پر مجتمع کرنا ہے۔ انفرادی طور پر نہیں۔" ("الاعتصام ۱۵ جون ۱۹۵۶ء")

یہ دلیل متذکرہ بالا دلیل سے بھی کہیں زیادہ بودی ہے۔ اسلام جو معاشرہ ترتیب دینا چاہتا ہے۔ اس میں اختلاف رائے کی گنجائش ہے یا نہیں اگر ہے تو پھر کسی حال میں ایسا معاشرہ ہرگز قائم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسلام میں مختلف الخیال اور متضاد الرائے مکاتب موجود ہیں۔ فرد کو رہنے دیجئے۔ کیا اسلام میں ایسی جماعتیں موجود نہیں۔ جو ایک ہی معاملہ میں مختلف ہی نہیں بلکہ باہم متضاد واقع ہوئی ہیں۔ اور جن کا اسلامی معاشرہ کے متعلق ایک دوسرے سے بالکل متضاد تصور ہے۔ کیا حنفی اور اہلحدیث۔ سنی اور شیعہ کا اسلامی معاشرہ کا تصور ایک ہی ہے؟ اگر سب کا اسلامی معاشرہ کا تصور ایک ہی ہے۔ تو انہوں نے ایک دوسرے پر کفر و ارتداد اور واجب القتل ہونے کے فتوے کیوں لگائے ہوئے ہیں۔ پھر یہ باہمی متضاد تصورات محض انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی ہیں۔ کیا شیعہ بحیثیت جماعت اسی قسم کا اسلامی معاشرہ ترتیب دیتے ہیں۔ جس قسم کا سنی دیتے ہیں۔ خود حنفیوں اور اہلحدیث کے اسلامی معاشرہ کے تصورات تضاد کی حد تک باہم اختلاف رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ اکثر مساجد پر یہ نوٹس لگا ہوتا ہے۔ کہ یہاں احناف کے طریق پر نماز پڑھنی ہوگی۔ ورنہ...... دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ اہلحدیث حنفی ترتیب دیئے ہوئے معاشرہ میں ایک پل بھی آرام سے سانس نہیں لے سکتے۔ اور نہ حنفی اہلحدیث کے ترتیب دیئے ہوئے معاشرہ میں چین پا سکتے ہیں۔

جب یہ حالت ہے۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا ان مختلف اور متضاد مکاتب اور فرقوں کو اپنی خاص نوعیت کا پورا پورا اسلامی معاشرہ برپا کرنے کے لئے ہمیشہ مصروف جنگ و جدل رہنا چاہیئے۔ ہم یہ کوئی خیالی سوال نہیں کر رہے۔ بلکہ یہ سوال ہمیشہ ٹھوس صورت میں مسلمانوں کے سامنے پیش ہوتا رہتا ہے۔ اور اسلامی تاریخ اور زمانہ حال بتاتے ہیں کہ اسی وجہ سے مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہہ گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تو اس بیماری کا علاج بڑے روشن اور واضح الفاظ میں بتا دیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری جنگ جویانہ طبیعت نے اس نسخۂ اعظم میں بھی ملاوٹ کر دی ہے۔ نسخہ وہی ہے یعنی

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

یعنی اسلامی معاشرہ کا اپنا اپنا تصور دوسروں پر بالجبر نہ ٹھونسو۔ بلکہ اختلاف بلکہ تضاد کو بھی برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کرو۔ البتہ تبلیغ و ارشاد سے خواہ آپ ساری دنیا کو اپنا ہمخیال بنانے کے لئے سر توڑ کوشش کریں۔ مگر یہاں جبر و اکراہ کا ذرا بھی کام نہیں ہے۔

اس بات کو سمجھنے کے لئے ذرا بھی مشکل نہیں ہے۔ ذرا اس سوال پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ کیا اہل حدیث اسلامی معاشرہ کے حنفی تصور کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جس میں اہلحدیث کے نزدیک قبر پرستی۔ انسان پرستی۔ اور خدا تعالیٰ جانے کیا کیا پرستی شامل ہے۔ اسی طرح کیا وہ شیعہ کے تصور معاشرہ سے متفق ہو سکتے ہیں؟ آپ احمدیت کو الگ رہنے دیجئے۔ پھر سوچیئے کہ (باقی صفحہ ۸ پر)

خطبہ جمعہ ۲۶

ہماری جماعت کے نوجوان دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور درود کی برکت سے رؤیا اور کشوف کی عظیم الشان نعمت حاصل کر سکتے ہیں

اسی نعمت سے جماعت کی روحانی زندگی قائم ہے اور اسی سے خدا تعالیٰ سے ملنے اور اس سے تعلق پیدا کرنے کی تڑپ دلوں میں تازہ رہ سکتی ہے

کوشش کرو کہ یہ نعمت مستقل طور پر تمہیں حاصل ہو تا ہمیشہ اسلام کی زندگی کا ثبوت ملتا رہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

— فرمودہ یکم جون ۱۹۵۶ء بمقام مری —

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے ملاحظہ نہیں فرمایا۔ خاکسار محمد یعقوب (مولوی فاضل) انچارج شعبہ زود نویسی ازہری

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ واللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم (نور ع ۶) اس کے بعد فرمایا:-

کہنے کو تو مسلمان کہتا ہی رہتا ہے کہ اس کو

صراطِ مستقیم کی خواہش

ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ صراطِ مستقیم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتا ہے۔ اور اس فضل کو کھینچنے کے لئے خدا کوئی نہ کوئی ذریعہ بنا دیتا ہے۔ میں سوچا کرتا ہوں کہ کسی شاعر نے کیا سچ کہا ہے کہ ؂

خدا شرّے برانگیزد کہ خیرے ما دراں باشد

یعنی خدا تعالیٰ بعض وقت شر میں سے بھی ہمارے لئے خیر اور بھلائی اور برکت کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ میری بیماری سے پہلے جماعت کے نوجوان وہی تھے جواب ہیں اور ان کے تعلقات بھی ویسے ہی تھے جیسے اب ہیں لیکن دعاؤں اور درود کی طرف ان کی زیادہ توجہ نہیں تھی۔ لیکن جب

میری بیماری کی خبریں

شائع ہوئیں اور انہوں نے اپنے بزرگوں کو دیکھا کہ وہ دعائیں کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے بھی دعائیں کرنی شروع کر دیں پھر انہوں نے سنا کہ درود سے دعائیں زیادہ سنی جاتی ہیں اس پر انہوں نے بھی درود پڑھنا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تھے تو پچیس پچیس چھبیس چھبیس سال کے لیکن پہلے انہیں کبھی رویا و کشوف نہیں ہوتے تھے۔ لیکن ان دعاؤں اور درود کی کثرت کی وجہ سے میں دیکھتا ہوں کہ درجنوں احمدیوں کو

بڑی اعلیٰ درجہ کی خوابیں

آنی شروع ہو گئیں ہیں۔ اور ہر ڈاک میں ایسے کئی خطوط نکل آتے ہیں جن میں خوابیں درج ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ روزانہ پانچ پانچ چھ چھ خط اکٹھے آ جاتے ہیں اور بعض دفعہ ایک دو خط آ جاتے ہیں جن میں خوابیں درج ہوتی ہیں اور ان میں سے بعض اتنی شاندار ہوتی ہیں کہ انکے پڑھنے سے صاف پتہ لگتا ہے کہ یہ خدائی رویا ہیں۔ یہ اسی بات کا نتیجہ ہے کہ چاہے میری بیماری کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے۔ لیکن بہرحال ان کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ اور چاہے انہوں نے

دعا کی قبولیت

کے لئے ہی درود پڑھا۔ مگر درود کی برکات سے انہیں حصہ مل گیا۔ چنانچہ ان دعاؤں اور درود اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے کے نتیجہ میں ایسی ایسی خوابیں دوستوں کو آ رہی ہیں کہ انہیں پڑھ کر حیرت آتی ہے۔ اور ان کا لفظ لفظ بتا رہا ہوتا ہے کہ یہ سچی ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اگر یہ تحفہ جو ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملا ہے اس سے ان کے اندر

حقیقی لذتِ ایمان

پیدا ہو گئی۔ اور انہوں نے دعاؤں اور درود اور ذکر الٰہی کی عادت کو ترک نہ کیا۔ تو یہ رویا و کشوف کا سلسلہ ان کے لئے مستقل طور پر جاری ہو جائیگا اور اللہ تعالیٰ کے فضل ان پر متواتر نازل ہونے شروع ہو جائیں گے۔

ایک دفعہ ایک دوست جو ہماری جماعت کے ذریعہ ہندوؤں سے مسلمان ہوئے تھے مجھے ملنے کے لئے آئے۔ اور انہوں نے کہا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں میں نے کہا پوچھیں کہنے لگے جب میں پہلے پہل احمدیت کی طرف مائل ہوا تھا۔ تو مجھ پر

بڑے بڑے روحانی انکشافات

ہوا کرتے تھے مگر اب وہ بات نہیں رہی میں نے کہا کبھی آپ بازار گئے ہیں آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب کوئی مٹھائی والے کی دوکان پر جا کر کھڑا ہوتا ہے۔ تو دوکاندار اسے کہتا ہے کہ خان صاحب یا شاہ صاحب آپ تھوڑی سی ونگی لے لیں چنانچہ وہ تھوڑی سی مٹھائی اسے چکھنے کے لئے دے دیتا ہے۔ اور اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ یہ مٹھائی چکھے تو خرید لے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی حلوائی کی طرح شروع شروع میں ونگی دیا کرتا ہے۔ جیسے دوکاندار کہتا ہے کہ ذرا جلیبیاں چکھ لیں یا لڈو چکھیں اور اگر کوئی ناواقف ہاتھ کھینچے تو وہ کہتا ہے نہیں نہیں یہ میری طرف سے تحفہ ہے

یہی کیفیت

روحانیات میں بھی ہوتی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص روزانہ دوکان پر جا کر کھڑا ہو جائے اور یہ امید رکھے کہ اسے ہر روز ونگی ملتی چلی جائے۔ تو دوکاندار سمجھے گا۔ کہ یہ بڑا بے حیا ہے۔ اور وہ اسے چکھنے کے لئے بھی مٹھائی نہیں دے گا۔ اسی طرح جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف اپنا قدم بڑھاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے کو ونگی دیتا ہے۔ اور اس کی ونگی یہی ہوتی ہے۔ کہ کبھی الہام نازل کر دیا یا کشف دکھا دیا۔ یا سچی خواب دکھا دی۔ مگر اس کے بعد انسان کو خود کوشش اور جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ اگر وہ درود پڑھے تسبیح و تحمید کرے قرآن کریم کی تلاوت کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا رہے کہ الٰہی میرے دل کو صاف کر دے۔ تاکہ میں تیری آواز کو سن سکوں تو پھر بعد میں بھی مستقل طور پر یہ سلسلہ جاری رہ سکتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے خوش ہوتا ہے جیسے مٹھائی فروش جو پہلے دن صرف ونگی دیتا ہے۔ اگر اس سے دوسرے دن کوئی سو روپیہ کی مٹھائی لے لے۔ تو وہ بہت خوش ہوتا ہے۔ مگر جسے مٹھائی کی عمدگی کا کچھ پتہ ہی نہیں ہوتا۔ دوکاندار اسے ابتدا میں تھوڑی سی مٹھائی چکھاتا ہے اور

اس کی غرض یہ ہوتی ہے

کہ وہ اس کا خریدار بن جائے

اسی طرح خدا تعالیٰ بھی کبھی وحی و الہام مفت دے دیتا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ اس کے مزے کو چکھ کر بندہ اس کو خریدنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ نہیں خریدتا تو خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ یہ مفت خورہے۔ اگر اسے اس چیز کی اہمیت کا احساس ہوتا۔ تو یہ اس کی قیمت بھی ادا کرتا۔ اگر یہ قیمت ادا کرنے کے لئے تیار نہیں تو میں اسے یہ نعمت مستقل طور پر کیوں دوں؟ خدا تعالیٰ کے الہام کی قیمت پیسے نہیں ہوتے۔ بلکہ اس کی قیمت نفس کی قربانی ہوتی ہے۔ اسی طرح دعائیں اور درود اس کی قیمت سمجھے جاتے ہیں۔

غرض میں نے دیکھا ہے۔ کہ یہ شر ہماری جماعت میں سے بعض کے لئے

بڑی خیر اور برکت کا موجب

ہوا ہے۔ اگر انہوں نے مستقل طور پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو قائم رکھا۔ تو جیسے ہمارے سلسلہ میں بیسیوں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جن کو سچی خوابیں آتی اور الہامات ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان سے بھی فیض اور برکت کا سلسلہ جاری ہو جائیگا۔ اور وہ جماعت کی روحانی زندگی کا موجب بنیں گے۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ جب تک ایسے لوگ قائم رہتے ہیں۔ جماعتیں زندہ رہتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے ملنے اور اس سے تعلق پیدا کرنے کی تڑپ دلوں میں تازہ رہتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھ لو۔ آپ اس امر پر کتنا زور دیا کرتے تھے۔ کہ پرانے نبیوں کی باتیں اب قصوں سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتیں

اگر تم تازہ نشانات دیکھنا چاہتے ہو

تو میرے پاس آؤ اور میرے نشانات کو دیکھو۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں لوگ نئے نشانات کے محتاج تھے۔ تو اب بھی محتاج ہیں۔ اور اگر ایسے نوجوان ہماری جماعت میں ترقی کرتے چلے جائیں۔ اور وہ بیسیوں سے سینکڑوں اور سینکڑوں سے ہزاروں ہو جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہ سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب جالندھری رضؓ

کی یہ عادت ہوا کرتی تھی۔ کہ ذرا کسی آریہ یا اور کسی مخالف سے بات ہوتی، تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نقل میں بڑی دلیری سے کہہ دیتے۔ کہ اگر تمہیں اسلام کی صداقت میں شبہ ہے۔ تو آؤ اور مجھ سے شرط کر لو۔ اگر چند دن کے اندر اندر مجھے کوئی الہام ہوا۔ اور وہ پورا ہو گیا۔ تو تمہیں مسلمان ہونا پڑے گا۔ اور پھر اشتہار لکھ کر اس کی دکان پر لگا دیتے۔ چنانچہ کئی دفعہ ان کا الہام پورا ہو جاتا۔ اور پھر وہ آریہ ان سے چھپتا پھرتا۔ کہ اب یہ میرے پیچھے پڑ جائیں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ مسلمان ہو جاؤ۔ تو اگر یہ نمونے قائم رہیں۔ تو غیر مذاہب پر ہمیشہ کے لئے اسلام اور احمدیت کی فوقیت ثابت ہو سکتی ہے۔ اور اگر یہ نمونے نہ رہیں۔ یا ہماری جماعت کے دوست اس عارضی دھکہ کو جو میری بیماری کی وجہ سے انہیں پہنچا ہے۔ اپنی مستقل نیکی اور

توجہ الی اللہ کا ذریعہ

نہ بنالیں۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ اس میں وقفہ پڑ جائے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد وقفہ پڑا۔ اور اسلام لوگوں کو صرف ایک قصہ نظر آنے لگا۔ لیکن اگر انہوں نے اس انعام کو مستقل بنا لیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے قیامت تک یہ سلسلۂ برکات جاری رہے گا۔ اور ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے تک یہ سلسلہ اسی طرح پہنچے گا۔ جیسے بچپن میں ہم کھیلا کرتے تھے۔ تو اینٹوں کی ایک لمبی قطار کھڑی کر دیتے تھے۔ پھر ایک اینٹ کو دھکا دیتے۔ تو وہ دوسری پر گرتی۔ وہ تیسری پر گرتی۔ اور اس طرح سو دو سو اینٹیں جو ایک قطار میں کھڑی ہوتی تھیں۔ گرتی چلی جاتی تھیں۔ اگر ہمارے نوجوانوں میں بھی یہ روح قائم رہے۔ اور پھر ان سے اگلے نوجوانوں میں بھی یہی روح پیدا ہو جائے۔ اور پھر ان سے اگلوں میں یہ روح منتقل ہو جائے۔ تو قیامت تک ہماری جماعت میں رویا وکشوف اور الہامات کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اور سارا ثواب ان نوجوانوں کو ملے گا۔ جو اس سلسلہ کو شروع کرنے والے ہوں گے۔ اور ہمیشہ ہمیش کے لئے اسلام دنیا میں سربلند ہوتا چلا جائے گا۔

دیکھو عیسائیت کتنا ناقص مذہب ہے۔ مگر پچھلے دنوں

عیسائیوں کا ایک وفد

امریکہ سے آیا۔ جو لوگوں سے کہتا پھرتا تھا۔ کہ آؤ اور ہم سے دعائیں کراؤ۔ ہماری دعاؤں سے مریض اچھے ہو جاتے ہیں۔ چونکہ کئی وہمی ایسے ہوتے ہیں۔ جنہیں اگر کہہ دیا جائے۔ کہ تم اچھے ہو جاؤ گے۔ تو وہ بھی کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ ہمیں بڑا فائدہ ہوا۔ اس لئے انہوں نے اس سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا۔ حالانکہ قبولیت دعا کا اصل معیار وہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش فرمایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ سو دو سو ایسے مریض لے لئے جائیں۔ جو شدید امراض میں مبتلا ہوں۔ یا جنہیں ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا ہو۔ اور پھر قرعہ کے ذریعہ ان کو آپس میں تقسیم کر لیا جائے۔ اور ان کی شفا کے لئے دعا کی جائے۔ پھر جس کی دعا سے زیادہ مریض اچھے ہو جائیں، وہ سچا سمجھا جائے۔ لیکن یہ کوئی طریق نہیں۔ کہ ایک شخص کو بلایا اور اسے کہہ دیا۔ کہ تم اچھے ہو گئے ہو۔ کیونکہ کئی وہمی طبائع ہوتی ہیں۔ وہ صرف اتنی بات سے ہی کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ ہمیں بڑا فائدہ ہوا۔ پس کسی مذہب کی صداقت اور راستبازی معلوم کرنے کا

صحیح طریق یہی ہے

کہ ڈاکٹروں کے لاعلاج قرار دیئے ہوئے مریضوں کو قرعہ اندازی کے ذریعہ آپس میں تقسیم کیا جائے۔ اور پھر دیکھا جائے، کہ کس کی دعا سے زیادہ مریض شفایاب ہوتے ہیں۔ بہرحال اس طریق کو جاری رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ ہمیشہ اسلام کی زندگی کا ثبوت مہیا ہوتا رہے۔ اور ہمارے نوجوان اس بات پر فخر کر سکیں۔ کہ ہمارے ذریعہ سے پہلے انبیاء کی روحانیت دنیا میں زندہ ہو رہی ہے۔ اور ہم وہ بلب ہیں۔ جن سے بجلی روشن ہوتی ہے۔

جنازہ غائب

خطبہ ثانیہ میں حضور نے فرمایا۔
نماز کے بعد میں چند جنازے پڑھاؤں گا۔

پہلا جنازہ

نعیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ میر حمید اللہ صاحب برج انسپکٹر

کراچی کا ہے۔ یہ خاتون اپنے اندر چند خصوصیتیں رکھتی تھیں۔ ایک تو یہ کہ جب میں پہلی دفعہ ولایت سے واپس آیا۔ تو میں نے اپنی بیوی امۃ الحی مرحومہ کی یادگار میں عورتوں کے لئے ایک مدرسہ جاری کیا۔ جس میں میں بھی پڑھاتا تھا۔ مولوی شیر علی صاحب بھی پڑھاتے تھے، سید ولی اللہ شاہ صاحب بھی پڑھاتے تھے اور بعض اور دوست بھی پڑھاتے تھے۔ اس مدرسہ میں نعیمہ بیگم صاحبہ نے بھی پڑھا۔ اور اس کا ان پر اتنا اثر ہوا۔ کہ برابر وفات تک وہ عورتوں کو قرآن وغیرہ پڑھاتی رہیں۔ ان کی وفات بھی اسی حالت میں ہوئی چنانچہ کوئٹہ میں وہ قرآن کریم کا درس دے رہی تھیں۔ کہ ان کا ہارٹ فیل ہو گیا۔ اور وہ فوت ہو گئیں۔

دوسری خصوصیت

ان کی یہ تھی۔ کہ عبد الشکور کنزے جب جرمنی سے آئے تھے۔ مجھے خیال آیا۔ کہ ان کا کہیں رشتہ کر دیا جائے۔ لوگ عموماً غیر ملکی لوگوں کو رشتہ دینے سے گھبراتے ہیں۔ لیکن جب میں نے میر حمید اللہ صاحب کو اس کے متعلق کہلا بھیجا۔ تو انہوں نے کہا۔ میں اپنی بیوی سے مشورہ کر کے آپ کو اطلاع دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی بیوی سے ذکر کیا۔ ان کی بیوی کہنے لگیں۔ کہ ہماری اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ہماری لڑکی سلسلہ کے ایک مبلغ سے بیاہی جائے۔ چنانچہ انہوں نے رشتہ کر دیا۔ اس وقت وہ لڑکی شکاگو میں ہے۔ اور وہیں اسے اپنی والدہ کی وفات کی اطلاع پہنچی ہے۔

دوسرا جنازہ

سید محمود شاہ صاحب کلانوری

کا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اور ۱۹۰۷ء میں انہوں نے بیعت کی تھی۔ غالباً وہ دوست جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امرتسر میں

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

والی انگوٹھی بنوائی تھی۔ وہ ان کے ماموں تھے۔ سید مسعود شاہ صاحب ہومیو پیتھ ربوہ والے ان کے بیٹے ہیں۔

تیسرا جنازہ

منشی چراغ الدین صاحب

کا ہے۔ جو مولوی نور الدین صاحب منیر مبلغ مشرقی افریقہ کے والد تھے یہ بہت پرانے احمدی تھے۔ ملازمت سے فارغ ہو کر قادیان میں ہی آ گئے تھے، اور کافی عرصہ تک سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ ملک سیف الرحمٰن صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین کے خسر تھے۔ نماز کے بعد میں یہ تینوں جنازے پڑھاؤں گا۔

اعانت الفضل

مکرم بشیر احمد صاحب بٹ ملتان نے ایک سال کے لئے کسی مستحق کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے مبلغ پانچ روپے ارسال کئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا۔ ان کی اہلیہ محترمہ ان دنوں سخت بیمار ہیں۔ وہ احباب کی خدمت میں کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (مینیجر الفضل)

593

الجزائر کے حریت پسند مسلمانوں پر مظالم اور

ہمارا فرض

حکومت فرانس کافی عرصہ سے الجزائر کے مسلمانوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنا رہی ہے۔ اور مختلف طریقوں سے ان کے جذبات حریت و آزادی کو کچلنے کی کوشش کر رہی ہے حالات سے ظاہر ہے کہ مسلمانان الجزائر ہر قسم کی قربانی پیش کر کے اپنے ملک کی آزادی کی جنگ کو جاری رکھ رہے ہیں۔ ان مجاہدین کی یہ قربانیاں ضرور رنگ لائیں گی اور بہت جلد الجزائر میں ایک آزاد اسلامی سلطنت قائم ہو جائے گی۔ انشاء اللہ

مسلمانان عالم کا فرض ہے کہ الجزائر میں اپنی آزادی کی خاطر لڑنے والے مسلمانوں کی ہر طرح امداد کریں اور ہر قسم کی اخلاقی امانت کے ذریعہ ان مظلوم بھائیوں سے ہمدردی کریں۔ تا مغربی دنیا کو معلوم ہو جائے کہ مسلمانوں کے کسی حصہ پر بھی اس طرح مسلسل مظالم ڈھاتے جانا آسان کام نہیں ہے۔

آج کی دنیا میں اشاعت اور رائے عامہ کو بڑی وقعت حاصل ہے۔ اسلئے ہمارا فرض ہے کہ جہاں ہم اپنے مظلوم بھائیوں کی دامے درمے امداد کریں۔ وہاں ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ دنیا میں ان مظلوم بھائیوں کے حق میں رائے عامہ کو اپیل کریں تاکہ ساری دنیا میں فرانسیسی حکومت کی ظالمانہ روش کے خلاف جذبات نفرت ابھر آئیں۔ اور اسے اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے۔

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن نے الجزائر میں فرانس کے مظالم کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے۔ دنیا بھر کے احمدی مسلمان اور دیگر اخبارات کا فرض ہے کہ متفقہ طور پر ان ظلم کے خلاف آواز بلند کریں۔ اور جب تک یہ ظلم بند نہ ہو جائے مسلسل آواز اٹھاتے رہیں۔

خاکسار ابو العطاء

(پریذیڈنٹ احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن)

نقد و نظر

خلفائے محمد ؐ

عمر ابو النصر لبنان کا بہت مشہور مصنف ہے۔ جس نے مشاہیر اسلام کی متعدد سوانح عمریاں لکھی ہیں۔ اب تک اس کی کسی کتاب کا اردو میں ترجمہ نہیں ہوا تھا۔ شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس نامور عربی مورخ کو اردو دنیا سے روشناس کرایا۔ چنانچہ شیخ محمد احمد صاحب اب تک عمر ابو النصر کی مندرجہ ذیل کتابوں کو اردو میں منتقل کر چکے ہیں۔ الحسین۔ الہارون۔ محمد النبی العرب۔ فاطمہ بنت محمد۔ معاویہ بن ابی سفیان

زیر نظر کتاب "خلفائے محمد" بھی عمر ابو النصر ہی کی تالیف ہے۔ جس کا شیخ محمد احمد صاحب نے حال ہی میں ترجمہ کیا ہے۔ عمر ابو النصر کی تمام کتابوں میں یہی کتاب سب سے زیادہ ضخیم بالشان ہے۔ فاضل مصنف نے اس کتاب میں خلفائے راشدین کے حالات و واقعات اور ان کی فتوحات کو نہایت ہی دلچسپ۔ دلکش اور پر لطف طرز کے ساتھ بہت مفصل بیان کیا ہے۔ ترجمہ نہایت صاف شستہ۔ فصیح اور شگفتہ ہے اور ایسی روانی اور عمدگی کے ساتھ کیا گیا ہے کہ قطعاً ترجمہ معلوم نہیں ہوتا۔ یہی اس ترجمہ کا کمال ہے۔ حق یہ ہے کہ بہت ہی کم ترجمے اتنے بامحاورہ اور ایسے فصیح و بلیغ ہوتے ہیں۔ جیسا یہ ترجمہ ہے۔ پھر مترجم نے صرف ترجمہ ہی پر اکتفا نہیں کی بلکہ پوری کتاب میں جہاں جہاں ضرورت دیکھی نہایت مفید تاریخی حواشی بھی خود لکھے ہیں۔ بالخصوص حضرت عثمانؓ کے متعلق تو بکثرت تحقیقی حواشی لکھ کر کتاب کی وقعت اور عظمت کو مترجم نے بہت بڑھا دیا ہے۔ ان حواشی میں مترجم نے ان تمام اعتراضات کے مدلل اور محققانہ جواب دئے ہیں۔ جو حضرت عثمان اور ان کے دور خلافت پر کئے جاتے ہیں۔ شروع میں ۱۸ صفحات کا دیباچہ بھی مترجم نے اپنی طرف سے لکھا ہے۔ جس میں ثابت کیا ہے کہ حضرت عثمان پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں۔ وہ حقیقت پر مبنی نہیں۔ غرض اردو میں خلفائے راشدین کے متعلق اس وقت تک جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب ان سب سے بہتر ہے۔ عربی مصنف نے اس موضوع پر اے عربی۔ فرانسیسی اور انگریزی میں جس قدر کتابیں مل سکیں۔ ان سب کو مطالعہ کرنے کے بعد یہ کتاب لکھی ہے۔ جیسی عمدہ کتاب ہے۔ جیسا اعلیٰ پایہ کا ترجمہ ہے۔ اتنی ہی نفاست کے ساتھ کتاب شائع کی گئی ہے۔ نہایت خوشخط نہایت دیدہ زیب بڑی تقطیع قریباً ۸۰۰ صفحات خوشنما جلد۔ دلفریب گرد پوش۔ قیمت دس روپے ملنے کا پتہ :۔ ادارہ فروغ اردو۔ ایبک روڈ۔ لاہور

حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں خطوط لکھنے والے احباب کیلئے

ضروری ہدایات

احباب کو اخبار الفضل کے مطالعہ سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت ابھی ایسی نہیں ہے کہ حضور لمبی لمبی چٹھیوں کو پڑھ سکیں۔ اس کی وجہ سے حضور کو بہت کوفت ہوتی ہے لہذا احباب کو چاہیئے کہ اپنے مفہوم کو نہایت مختصر الفاظ میں۔ صاف خط میں شوخ سیاہی کے ساتھ تحریر فرمایا کریں۔ اور غیر ضروری تمہید سے اجتناب کریں اور صرف اہم اور ضروری امور کے متعلق ہی مختصر طور پر مشورہ کی درخواست کریں۔

اسی طرح جن امور کا تعلق صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید سے ہو ان کے متعلق حضور ایدہ اللہ بنصرہ کو تکلیف نہ دیا کریں۔ بلکہ ان اداروں کو براہ راست لکھا کریں۔ براہ راست ان اداروں کے صیغہ جات کو لکھنے سے احباب اپنے مقصد کو جلدی حاصل کر سکیں گے۔ اور کسی صیغہ کی طرف سے غفلت کی صورت میں ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید کو توجہ دلانی مناسب ہوگی۔

قادیان کے کارکنان بھی اس ہدایت کو مدنظر رکھیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

سالانہ اجتماع ——— شوریٰ

تجاویز ۳۱ اگست ۱۹۵۶ء تک بھجوا دیں

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر چونکہ مجالس کے نمائندگان آتے ہیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شوریٰ کا اجلاس منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں مجلس خدام الاحمدیہ کی ترقی اور بہبودی سے متعلق تجاویز پر غور ہوتا ہے۔

اس سلسلہ میں جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ اگر کوئی تجویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے بھجوانا چاہتی ہوں۔ تو معین اور مختصر الفاظ میں ۳۱ اگست ۵۶ء تک بھجوا دیں۔ مقررہ تاریخ کے بعد آنے والی کسی تجویز پر غور نہ ہو سکے گا۔ (سوائے نائب صدر صاحب کی خاص منظوری کے۔)

یہ امر واضح رہے کہ جو مجلس کوئی تجویز بھجوانا چاہے۔ پہلے اسے مقامی مجلس کے اجلاس عام میں پیش کیا جائے۔ اگر مجلس مقامی کی اکثریت اس کے حق میں ہو۔ تو وہ تجویز اس نوٹ کے ساتھ بھجوائی جائے۔ کہ مجلس مقامی کی اکثریت اس کے حق میں ہے۔

تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ——— ۳۱ اگست ۵۶ء

——— (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے۔ اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

احباب جماعت کیلئے ضروری نصیحت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کہ اے وے لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑھ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑھ ضائع نہ ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔"

احباب جماعت کو چاہیئے کہ حضور کی نصیحت کے مطابق عمل بنانے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر ارشاد و اصلاح ربوہ)

ضرورت مند احباب توجہ فرمائیں

ٹیکنیکل اشخاص کی ضرورت

مندرجہ ذیل آسامیاں پر کرنے کے لئے مختلف قسم کے ٹیکنیکل آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ضرورت مند احباب اپنی درخواستیں بلاخطاب معہ نقول اسناد بنام ناظر صاحب امور عامہ ربوہ بھجوائیں۔

(۱) انسپکٹرز۔ اسسٹنٹ انجینئرز سول۔ مکینکل۔ الیکٹریکل۔ تنخواہ ۲۵۰/- سے ۱۵۰/- کم از تعلیم ڈپلومہ یا انجینئرنگ ڈگری ہونی چاہیئے یا B.S.C کیمسٹری فزکس وغیرہ

(۲) چیف انسپکٹرز۔ انجینئرز سول مکینکل۔ الیکٹریکل۔ تنخواہ ۵۰۰/- سے ۶۰۰/- تک ڈگری یا ڈپلوما اور دو یا تین سال کا تجربہ ہو۔

(۳) لیبارٹری اسسٹنٹ برائے

Testing cement couerelt Raclr soil Ashphalt etc

تنخواہ ۲۵۰/- سے ۱۵۰/- کم از تعلیم B.S.C یا F.S.C اور دو سال کا تجربہ ہونا چاہیئے۔

ناظر امور عامہ ربوہ

بی۔ ایس سی استاد کی ضرورت

ضلع جہلم کے ایک ہائی سکول میں B.S.C استاد کی ضرورت ہے جو جماعت دہم کو سائنس اور الجبرا پڑھانے کی مہارت رکھتا ہو۔ ضرورت مند اصحاب اپنی درخواستیں معہ کوائف و نقول سندات بلاخطاب بخدمت ناظر امور عامہ کو جلد بھجوا دیں۔

ناظر امور عامہ ربوہ

دو محنتی منشیوں کی ضرورت

ضلع نوابشاہ سندھ میں ایک احمدی مخلص دوست کو اپنی زمین کے لئے دو محنتی اور دیانتدار منشیوں کی ضرورت ہے۔ جو زمینداری کا کام مزارعین سے عمدگی سے کروانے کی قابلیت رکھتے ہوں اور معمولی حساب کتاب بھی رکھ سکیں۔ ضرورت مند اصحاب اپنی درخواستیں اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش اور تصدیق سے دفتر امور عامہ میں جلد بھجوا دیں۔

اسی طرح انہیں اپنے ایک عزیز کے لئے دو محنتی اور دیانت دار کلرکوں کی ضرورت ہے جو کہ تجارتی کاروبار میں ان کے معاون اور ان کے زیر ہدایت کام کریں گے۔ ضرورت مند احباب درخواستیں دے سکتے ہیں اور یہ درخواستیں بنام ناظر امور عامہ معہ سفارش امیر یا پریذیڈنٹ جماعت آنی چاہئیں۔

ناظر امور عامہ ربوہ

احباب محتاط رہیں

ایک شخص بنام پرنس زیدی جو طالب آباد سندھ کی طرف کا رہنے والا ہے اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے۔ احباب اس سے محتاط رہیں۔

ناظر امور عامہ ربوہ

منظوری عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

یہ منظوری تا اپریل ۱۹۵۹ء تک ہے احباب نوٹ فرمالیں

	نام	عہدہ	جماعت
۱	سید سمیع اللہ شاہ صاحب	پریذیڈنٹ و امین	جماعت احمدیہ مالو مہے ڈاکخانہ خاص تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۲	چوہدری غلام رسول صاحب	سیکرٹری مال و محاسب	"

	نام	عہدہ	جماعت
۱	شیخ محمد علی صاحب انبالوی	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ چوہڑکانہ منڈی
۲	ماسٹر جان محمد صاحب	سیکرٹری ارشاد و اصلاح	" "
۳	میاں محمد ابراہیم صاحب	سیکرٹری مال	" "

	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری غلام احمد خانصاحب ایڈووکیٹ	محاسب و امین	جماعت احمدیہ پاکپتن ضلع منٹگمری
۲	اللہ بخش صاحب	سیکرٹری مال	" "
۳	سید طفیل محمد شاہ صاحب	سیکرٹری امور عامہ	" "
۴	ڈاکٹر سید امتیاز حسین شاہ صاحب	سیکرٹری امور خارجہ	" "
۵	میاں وراثت علی صاحب صراف	سیکرٹری ضیافت	" "

	نام	عہدہ	جماعت
۱	حکیم انوار حسین صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ خانیوال ضلع ملتان
۲	چوہدری شریف احمد صاحب	جنرل سیکرٹری	" "
۳	چوہدری عبدالغنی صاحب	سیکرٹری مال	" "
۴	چوہدری محمد عبداللہ صاحب	سیکرٹری تعلیم	" "
۵	مرزا احمد دین صاحب	سیکرٹری امور عامہ و خارجہ	" "
۶	چوہدری ولی محمد صاحب	امین	" "
۷	شیخ عبدالغفور صاحب	سیکرٹری زکوٰۃ	" "

	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری حشمت اللہ صاحب	پریذیڈنٹ و امین	موضع لال پور ڈاکخانہ تبرد ضلع ملتان
۲	محمد یوسف صاحب	سیکرٹری مال و محاسب	" "

	نام	عہدہ	جماعت
۱	حاجی قمر الدین صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ کوٹھ حاجی قمر الدین چانڈیا ڈاکخانہ موسستہ
۲	نجم الدین احمد صاحب	سیکرٹری مال، تعلیم	" "
۳	حاجی کریم بخش صاحب	" ارشاد و اصلاح	" "
۴	چوہدری نبی بخش صاحب	" امور عامہ	" "

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے چھوٹے بھائی بسیم احمد کلرک دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور نے امسال بی۔اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ کامیابی دیگر ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

عبدالرحمن شاکر کلرک دفتر ارشاد و اصلاح ربوہ

(۲) خاکسار نے (ولد چوہدری محمد عالم صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ چک ۱۱۸ جنوبی) F-A-P کا امتحان دیا ہے۔ احباب نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (عطاء اللہ خاں)

(۳) عاجزہ نے امسال ادیب فاضل کا امتحان دیا ہے۔ تمام بہن بھائیوں کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

سیدہ فرحت نسیم ۲/۱۳ نسبت روڈ لاہور

(۴) خاکسار کے دونوں لڑکے محمود احمد، منیر احمد عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں دونوں کی صحت دن بدن کمزور ہو رہی ہے نیز خاکسار کو چند ایک مزید پریشانیاں بھی ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ بچوں کی صحت و شفا کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

(۵) خاکسار چند دن سے بوجہ ملیریا بخار بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

محمد یعقوب کاتب۔ ربوہ

اعانت الفضل

مکرم محمد شریف خاں صاحب اسسٹنٹ مل منیجر کالونی وولن ملز لمیٹڈ۔ اسمٰعیل آباد ملتان نے مبلغ پچیس روپے ‎-/-/25 Rs. بطور اعانت الفضل بھجوائے ہیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔ ان کی طرف سے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے روزنامہ اخبار جاری کر دیا جائے گا۔

مینیجر الفضل ربوہ

اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودہا

لاہور سرگودہا روٹ	۱ پہلی سروس	۲ دوسری سروس	۳ تیسری سروس	۴ چوتھی سروس	۵ پانچویں سروس	۶ چھٹی سروس	۷ ساتویں سروس	۸ آٹھویں سروس	۹ نویں سروس	۱۰ دسویں سروس
روانگی از سرگودہا	۳ ۱/۲	۴ ۱/۲	۵ ۱/۲	۶ ۱/۲	۷ ۱/۲	۸ ۳/۴	۱۰	۱۱ ۱/۴	۱۳	۱۴ ۱/۲
آمد لاہور	۸ ۱/۲	۹ ۱/۲	۱۰ ۱/۲	۱۱ ۱/۴	۱۲ ۱/۲	۱۳ ۳/۴	۱۵	۱۶ ۱/۴	۱۸	۱۹ ۱/۲
روانگی از لاہور	۳ ۱/۲	۵	۶ ۱/۲	۸	۹ ۱/۲	۱۰ ۱/۲	۱۲	۱۳ ۱/۲	۱۵	۱۶
آمد سرگودہا	۸ ۱/۲	۱۰	۱۱ ۱/۲	۱۳	۱۴ ۱/۲	۱۵ ۱/۲	۱۷	۱۸ ۱/۴	۲۰	۲۱

از سرگودھا تا گوجرانوالہ			از گوجرانوالہ تا سرگودھا		
پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس
۵ ۳/۴	۱۰ ۱/۲	۱۵ ۱/۴	۵ ۳/۴	۱۰ ۱/۲	۱۵ ۱/۴

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

اسلامی معاشرہ کا تصور مختلف فرقوں کے نزدیک کتنا مختلف اور متضاد ہے۔ ایسی صورت میں کیا لا اکراہ فی الدین کے وہ معنی جو اس کے الفاظ سے ظاہر ہیں۔ وہ صحیح اور مفید ہیں یا وہ معنی جو غلط طور پر آپ کھینچا تانی سے کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے دستور میں جماعتوں اور اپنے اپنے عقائد کی تبلیغ اور آزادی ضمیر کی دفعات رکھی گئی ہیں۔ یہ دفعات اسلام کی روح کے عین مطابق ہیں۔ مدیر الاعتصام لکھتے ہیں:۔

> مدیر الفضل حقیقۃ الوحی کی خرافات سے کبھی فرصت پائیں اور اپنی دلچسپیوں کا مرکز اسلامی تاریخ کے مطالعہ کو قرار دیں تو اس کے ثبوت میں ان کو بے شمار واقعات و شواہد ملیں گے۔ اور انہیں معلوم ہو گا کہ جس فرد نے کبھی اسلامی معاشرہ کے مخالف (متضاد) معاشرہ ترتیب دینے کی کوشش کی اس کا سختی کے ساتھ تعاقب کیا گیا۔
>
> (الاعتصام ۱۵ جون ۱۹۵۶ء)

ہم اس اسلامی اخلاق کو نظر انداز کرتے ہوئے جو مدیر الاعتصام نے دکھایا ہے عرض کرتے ہیں۔ کہ اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر عہد میں متداول اور مفروضہ اسلامی معاشرہ نے علمائے حق ہی کی مخالفت کی ہے انہی کو اذیتیں دی ہیں۔ بلکہ قتل تک کیا گیا ہے۔ اور یہ ان لوگوں نے کیا ہے جو بزعم خود اپنے آپ کو اسلامی معاشرہ کے نگہبان اور محافظ سمجھتے رہے ہیں۔ حالانکہ اسلام کا حقیقی محافظ خود خدا تعالیٰ ہے۔ جس نے خود فرمایا ہے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔

مرکزی کابینہ کے اجلاس میں ملک کی سیاسی صورت حالات پر غور و خوض

قومی وزارت کی تشکیل کے متعلق کراچی میں بات چیت شروع ہو گئی

ری پبلکن پارٹی مغربی پاکستان میں کولیشن وزارت کی حامی نہیں

کراچی ۲۱ جون وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی زیر صدارت کل مرکزی کابینہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ملک کی سیاسی صورت حال پر غور و خوض ہوا۔ اس اجلاس میں نہری پانی کے تنازعہ اور روس سے تجارتی بات چیت کی تفصیلات پر بھی غور کیا گیا۔

خیال ہے کہ وزیر اعظم کے سفر لنڈن (۲۳ جون) سے پہلے مرکزی کابینہ کا ایک اور اجلاس منعقد ہو گا۔ دریں اثنا کل گورنر مغربی پاکستان میاں مشتاق احمد گورمانی اور وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خانصاحب کوئٹہ سے کراچی پہنچ گئے ہیں۔ وہ صدر مملکت سکندر مرزا اور وزیر اعظم مسٹر محمد علی سے ملاقاتیں کریں گے سابق پنجاب کے مسلم لیگی لیڈر میاں ممتاز دولتانہ بھی کل کراچی پہنچ گئے ہیں

کل پاکستان مسلم لیگ صدر سردار عبدالرب نشتر سے قومی حکومت کی تجویز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے کہا "ابھی تک کسی شخص نے مجھ سے اس مسئلہ پر گفتگو نہیں کی۔ ویسے یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اور سنجیدہ غور و خوض کا محتاج ہے"۔

ادھر وزیر اعظم کی دارالسلطنت میں واپسی اور وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان اور گورنر مغربی پاکستان کی کراچی میں آمد کے بعد شہر میں ایک مرتبہ پھر اعلیٰ سطح پر سیاسی سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تبادلہ خیالات مرکز میں ایک قومی وزارت کی تشکیل کے سلسلہ میں ہو رہا ہے۔ وزیر اعظم محمد علی نے واضح الفاظ میں قومی وزارت کے قیام کی حمایت کی ہے ری پبلکن لیڈر بھی قومی وزارت کے حق میں ہیں اور چاہتے ہیں کہ مرکزی وزارت میں ان کے نمائندے شریک ہوں۔ مگر مغربی پاکستان میں کولیشن وزارت کی تجویز کے بارے میں وہ کچھ زیادہ پرجوش نہیں۔

مبلغ اسلام کی روانگی

(بقیہ صفحہ اول)

غربی (الف) کی طرف سے آپ کے اعزاز میں دعوت چائے کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں محلہ کے دیگر احباب کے علاوہ قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر اہل محلہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس میں خدمت اسلام کی توفیق ملنے پر آپ کو مبارکباد دی گئی۔ مکرم شیخ رشید احمد صاحب اسحٰق کی جوابی تقریر کے بعد چوہدری محمد عبداللہ صاحب بی اے آنرز۔ بی ٹی نے دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

مکرم شیخ رشید احمد صاحب اسحٰق سلسلہ احمدیہ کے نامور مجاہد محترم حکیم فضل الرحمن صاحب مرحوم و مغفور کے بھانجے ہیں۔ احباب آپ کے منزل مقصود تک بخیریت پہنچنے اور صحیح معنوں میں اشاعت اسلام کی توفیق ملنے اور آپ کی مساعی کے مثمر ثمرات ہونے کی دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۱ جون گورنر مغربی پاکستان نے مسٹر ایم انور بار ایٹ لاء ٹونو روڈ لاہور اور میاں مشتاق احمد ایڈووکیٹ باغبانپورہ لاہور کو لاہور میں اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل مقرر کر دیا ہے۔

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ آنکھوں کی خرابی کی وجہ سے گجرات ہسپتال میں داخل ہیں۔ اپریشن ہو گیا ہے۔ احباب کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

خلیل احمد کارکن لنگر خانہ ربوہ

وزیر اعظم سے الجزائری رہنماؤں کی ملاقات

کراچی ۲۱ جون الجزائر کے دو رہنماؤں مسٹر لشر الابراہیمی اور مسٹر محمد بوٹا نے کل یہاں وزیر اعظم مسٹر محمد علی اور وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چوہدری سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے انہیں یقین دلایا کہ پاکستان کے عوام الجزائر کے عوام کی امنگوں سے پوری ہمدردی رکھتے ہیں۔ پاکستان الجزائر کے عوام کی مدد کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے اور کرتا رہے گا۔

روزنامہ الفضل ربوہ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴